فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۱ شعبان ۱۳۹۱ھ ۲ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

79

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ۳۰ رتبوک (۳۰ ستمبر) کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں:۔
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی ہمشیرہ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب کراچی میں بہت بیمار ہیں۔
احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہمارے نہایت مخلص دوست مکرم کرنل انور جان صاحب آف ہوتی مردان ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ مکرم کرنل صاحب سلسلہ کے فدائی خادم ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
انگلستان سے مکرم بشیر احمد خانصاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار بشیر احمد رفیق
(پرائیویٹ سکرٹری حضور ایدہ اللہ)

محترمہ مسں حمید صاحبہ ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کی دو صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا فرمائی۔ حضور نے عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ کا نکاح مرزا رفیق احمد صاحب ابن محترم مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر۔ اور عزیزہ امۃ الشکور صاحبہ کا نکاح مکرم سردار عبد السبحان صاحب طارق ابن سردار عبد المنان صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ ہر دو نکاحوں کے ایجاب و قبول سے قبل مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آخر میں حضور نے ان دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائی۔
(ڈاکٹر احسان علی ۷ امبکلو ڈرو ڈلاہور حال ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کی قوّت اور توفیق ایمان معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنیکے بعد جو اعمال سرزد ہوتے ہیں انکی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے

"تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے۔ بغیر ایمان کے اعمال مثل مُردہ کے ہوتے ہیں۔ ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتی ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اس عمل کی شان ہوگی، کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں اُن سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے۔ ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اس سے ڈرتا ہے۔ پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اس سے کیوں نہ ڈرے؟ غرضکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔ جب تک علم نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں مگر اعمال کی قوت اور توفیق معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر یہ قوت بڑھتی ہے اسی قدر اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور وہ برکات حاصل ہوتی ہیں جن سے انسان آسمان کی طرف اُٹھایا جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو یقین کے ثمرات پیدا نہیں ہوتے۔ جس قدر انسان شک و شبہ میں اور غفلت میں ہے۔ اسی قدر اس کا ایمان کمزور ہے اور اس ایمان کے موافق اس کے اعمال کمزور اور جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی اصل جڑ معرفت کی کمی اور کمزوری ہے۔ ورنہ معرفت تو ایک ایسی لذیذ شئے ہے کہ یہ جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر عمل کی طاقت ملتی ہے . . . . اُسے علم ہو کہ چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتا ہے تو اس سے بھی ڈرتا ہے اور اس کے ضرر سے بچتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو تو کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس سے نہ ڈرے۔ اصل یہی معرفت ہے جس کے بغیر کوئی خوشی اور برکت حاصل نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۷۴-۷۵)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
٢ر اخاء ١٣٥٠ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعات رُوحانی حیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں

اجتماعات کی برکات اور افادیت واضح کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ جہاں اجتماعات وحدت جمہوری قائم کرکے باہمی تعارف کے ذریعہ محبت واخوت کو ترقی دینے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں وہاں وہ افراد جماعت کی روحانی حیات کے بھی مظہر ہوتے ہیں یعنی وہ اس بات کی ایک واضح اور بیّن علامت ہوتے ہیں کہ افراد جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل خاص اور تائید و نصرت کے ماتحت اور اسکی دی ہوئی توفیق سے روحانی حیات اور اس کی توانائیوں سے مالا مال ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اجتماعات کی اس افادیت کو ایک بڑی ہی لطیف مثال سے واضح کیا ہے۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک کشف کے تعلق میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تو یہ امر قدرتاً ان کے لئے اچنبھے کا باعث تھا کہ ان کی قوم کے لوگ جو شرک اور قسم ہا قسم کی دوسری برائیوں میں ملوث ہونے کے باعث روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں دوبارہ رُوحانی حیات سے کس طرح ہمکنار ہونگے۔ آپ کے دل میں اس استعجاب کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کشف دکھایا۔ اس کشف میں آپ نے دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہیں اور عرض کر رہے ہیں کہ اے میرے رب مجھے بتا کہ تو ایک مردہ قوم کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت لطیف مثال دیکر آپ کو تسلّی دی کہ آپ کی قوم ضرور زندہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو تسلّی دی بلکہ روحانی حیات کی ایک علامت سے بھی آپ کو آگاہی بخشی۔ چنانچہ فرمایا:-

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ آیت ٢٦١)

یعنی چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ سدھا لے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پہاڑ پر الگ الگ رکھ دے۔ پھر انہیں بُلا۔ وہ تیری طرف تیزی سے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اس کشف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی باور کرایا ہے کہ جو لوگ تجھ پر ایمان لے آئیں تو ان کی تربیت کر اور پھر انہیں مختلف اطراف میں پھیلا دے۔ وہاں وہ دوسروں کو تبلیغ کرکے انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگین کر لیں گے۔ اس طرح وہ نہ صرف خود روحانی حیات سے ہمکنار ہوں گے بلکہ دوسروں کو بھی رُوحانی حیات سے مالا مال کر دکھائیں گے۔ اور انکے روحانی حیات سے مالا مال ہونے کی ایک علامت یہ ہوگی کہ جب بھی تُو انہیں اپنے پاس آ جمع ہونے کے لئے پکارے گا۔ وہ اسی طرح دیوانہ وار تیری طرف دوڑے چلے آئیں گے اور تیرے گرد آ جمع ہونگے جس طرح سدھائے ہوئے پرندے اپنے مالک کی آواز پر بے تحاشا تیز رفتاری کیساتھ دوڑتے ہوئے اس کے گرد آ جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ اس نہایت لطیف مثال سے عیاں ہے کہ روحانی حیات کی ایک واضح اور بیّن علامت یہ ہے کہ جب بھی روحانی جماعت کے افراد کو مرکز میں آ جمع ہونے کے لئے پکارا جاتا ہے تو وہ دیوانہ وار اپنے مرکز میں آ جمع ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی دنیوی مصروفیت انہیں مرکز میں پہنچنے سے روک نہیں سکتی وہ جذبۂ بے اختیار کے ماتحت سدھائے ہوئے پرندوں کی طرح اڑتے ہوئے بلا توقف وہاں جا حاضر ہوتے ہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ اجتماعات جن میں افراد جماعت کو مرکز میں آ کر شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے افراد جماعت کی روحانی حیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دنیا کو اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ جماعت روحانی حیات سے پوری طرح مالا مال ہے۔

پھر اجتماعات جہاں افرادِ جماعت کی روحانی حیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ وہ انہیں حیات تازہ سے ہمکنار کرنے کا بھی موجب ہوتے ہیں۔ مرکز میں دیوانہ وار آکر جہاں وہ اس امر کا ثبوت مہیا کرتے ہیں کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ روحانی حیات سے مالا مال ہیں وہاں وہ صحبتِ صادقین کی انقلاب انگیز تاثیرات کے نتیجہ میں ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں۔ اس طرح ان کی روحانی حیات کا تسلسل قائم رہتا ہے اور کبھی ٹوٹنے نہیں پاتا۔ الغرض باہمی محبت و اخوت اور وحدت جمہوری کے قیام نیز حیات افروز روحانی توانائیوں سے ہمکنار ہونے کے الصرام جس نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے قومی اور جماعتی اجتماعات کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔

اسی لئے قرآن مجید میں مومنوں کا یہ اولین فرض قرار دیا گیا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا مامور یا اس کا کوئی نائب انہیں آ جمع ہونے کے لئے پکارے تو ان کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ سب کام کاج چھوڑ کر اور ہر قسم کی مصروفیتوں سے منہ موڑ کر فوراً اس کی خدمت میں آ حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اس میں مومنوں کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ جب بھی انہیں بلاتا ہے اور آ جمع ہونے کے لئے پکارتا ہے تو اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ ان کی سستی اور کسل اور کمزوری کو دور کرکے انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر دکھائے اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر سابق بالخیرات بنا دے تاکہ رضائے الٰہی کی راہوں کو طے کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے۔ چنانچہ سورۃ الانفال کی آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ اسپر شاہد ناطق ہے۔

مومنوں کا باہمی رشتہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(الحجرات آیت ١١)

یعنی مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی حکم کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو بھائی بھائی بن کر رہنے کی بکثرت تلقین فرمایا کرتے تھے اور ان چیزوں سے بچنے کی تاکید فرماتے تھے جن سے باہمی اخوت میں فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو نہ حسد کرو اور آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی اور مہاجرت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ بغض و عداوت، حسد اور قطع تعلق ایسی بُرائیاں ہیں جو باہمی محبت و اخوت کے حق میں زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مومنوں کا یہ فرض ہے کہ ان سے بہر طور بچیں اور اگر کبھی باہمی رنجش یا ناراضگی کی صورت پیدا ہو تو تین دن سے زیادہ جدائی ہرگز اختیار نہ کریں۔

بہشت اور دوزخ کا مکالمہ

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت اور دوزخ کے مابین ایک مکالمہ کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا بہشت اور دوزخ میں آپس میں بحث ہوئی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں جبّار اور سرکش اور متکبّر لوگ ہوں گے۔ بہشت بولی مجھ میں ضعیف اور مساکین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا کہ بہشت میری رحمت ہے میں جسے چاہوں رحمت سے حصّہ دوں۔ اور دوزخ میرا عذاب ہے جسے چاہوں عذاب دوں۔ دونوں کا پُر کرنا میرے ذمّہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ جبّار، سرکش اور متکبّر دوزخ میں جائیں گے اور ضعیف اور مساکین جنہیں متکبّر لوگ حقارت سے دیکھتے ہیں اور جن سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے انہیں اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل کرے گا۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کیساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مریگا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔۔۔۔ چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردیٔ خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔"

(اشتہار ٢٩ر مئی ١٨٩٨ء)

فضائلِ قرآن

مکرم شیخ فضل حق صاحب ستجا بلوچستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہامی کتاب کی افضل ترین غرض و غایت قیام توحید ہے جس زمانہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا اس وقت دنیا کے کسی خطہ میں بھی توحید صحیح معنوں میں قائم نہیں تھی۔ دنیا میں اس وقت مشہور و معروف مذہب۔ ہندو دھرم۔ عیسائیت۔ یہودیت اور مجوسیت تھے ہندو دھرم میں توحید کی جگہ سینکڑوں اصنام نے لے رکھی تھی۔ پہاڑوں کی پوجا اور شمس و قمر کی پوجا کے علاوہ دریاؤں میں سے گنگا کی پوجا چوپاؤں میں سے گئو پوجا۔ رینگنے والے جانوروں میں سے سانپ کی پوجا۔ بوٹیوں میں سے لاجونتی کی پوجا۔ درختوں میں سے پیپل کی پوجا ہوتی تھی۔ اور اپنی تمام پرارتھنائیں (دعائیں) خود ساختہ ہزاروں دیوتاؤں اور دیویوں سے مانگی جاتی تھیں اور اس تعلیم کا ماخذ ویدوں اور اپنشدوں کو مانا جاتا تھا جو ان کی پوتر دھارک پستکیں (مقدس مذہبی کتب) تھیں۔

عیسائی توحید کو ترک کر کے تثلیث کے پجاری تھے۔ اہل یہود میں بھی نام کی توحید تھی اور وہ بھی عزیر کو ابن اللہ مانتے تھے مجوسی یا پارسی دو خداؤں کے قائل تھے ایک روشنی یعنی نیکی کا خدا جس کو یزدان کہتے تھے۔ دوسرا ظلمت یعنی بدی کا خدا جس کو اہرمن کا لقب دیتے تھے۔

ایسے ظلمت کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مصفّٰی پر اپنی تجلی فرمائی اور قرآن جیسی نعمت دنیا کو مرحمت فرما کر ظلمت کے تمام پردے چاک کر دئے اور دنیا کے کونہ کونہ میں قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد اور انما اللہ الٰہ واحد کی صدا گونجنے لگی۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اور توحید حق کی صدا نے باطل کی تمام نحوستوں کو ختم کر دیا اور چند ہی سالوں میں قرآن کی تجلی نے تمام دنیا کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور توحید کا نور تمام اقوام عالم میں پھیلا دیا۔ ہندوؤں میں سے سکھ تحریک اور آریہ تحریک قرآن کی پھیلائی ہوئی توحید کے اثر کے تحت ہی جاری ہوئی تھیں۔ قرآن کریم کی یہ وہ فضیلت ہے جو دوسری مذہبی کتب میں ہرگز نہیں پائی جاتی

۲۔ دوسری فضیلت یہ ہے کہ قرآن کریم واحد کتاب ہے جس نے دنیا میں رب العلمین کا تصور قائم کیا۔ یہود اللہ تعالیٰ کو رب الافواج۔ خداوند خدائے اسرائیل کا خدا سمجھتے تھے۔ اور تمام روحانی نعمتیں بنی اسرائیل سے مخصوص سمجھتے تھے اور اہل ہنود کا خیال تھا کہ کوہ ہمالیہ سے پرے کوئی مخلوق ہی نہیں ہے اور پرمیشور کا تعلق صرف آریہ ورت سے ہی مخصوص ہے۔

مگر قرآن کریم نے الحمد للہ رب العلمین کا اعلان کر کے یہ تصور قائم کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی جسمانی ربوبیت تمام اقوام عالم کے لئے یکساں ہے۔ اسی طرح اس کی روحانی ربوبیت بھی تمام دنیا کیلئے یکساں ہے اور وہ رب العالمین ہے اور قرآن تمام دنیا کی ہدایت اور رشد کے لئے تنزیل من رب العلمین ہے۔

۳۔ قرآن کریم واحد الہامی کتاب ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ یہ کتاب میرے علم سے اور میری طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اور کہ یہ لاریب ہے اس میں کوئی شبہ اور کجی والی تعلیم نہیں ہے۔ جیسا کہ فرمایا لکن اللہ یشھد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملئکۃ یشھدون وکفی باللہ شھیدًا۔ ذٰلک الکتب لا ریب فیہ اس پر دال ہے۔ یعنی اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے جو بات ہے مستحکم ہے اور جو دعویٰ پیش کرتی ہے وہ مدلل اور روشن ہے اور غلت غائی اسکی ھدی للمتقین ہے۔

۴۔ چوتھی فضیلت یہ ہے کہ یہ کلام بے مثل ہے۔ ۱۴۰۰ سال قرآن نے تمام دنیا کے علماء کو بار بار چیلنج دے رکھا ہے کہ اگر تمہارے خورد و کلاں مل کر بھی اس کلام کی مثل پیش کرنے کی کوشش کریں تو وہ ہرگز قادر نہ ہو سکیں گے۔ فرمایا قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرًا۔

کن معنوں میں بے مثل ہے یہ ایک لمبا مضمون ہے مختصرًا یہ کہ اس کی تعلیم حقہ ہے۔ حکمت و معانی فصاحت و بلاغت اسلوب بیان پیشگوئیوں کے بیان کرنے تاثیرات روحانیہ اور بے شمار روحانی اور جسمانی علوم کے بیان کرنے میں کوئی انسانی تعلیم مقابلہ نہیں کر سکتی چنانچہ اس کے متعلق گورو نانک صاحب کی گواہی یہ ہے۔

تریے کوٹاں بھالیاں ترے سو دھے بھید
توریت انجیل زبور تریے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرقان کتیبڑے کلجگ میں پردان

یعنی میں نے تمام دنیا چھان ماری ہے اور ہر طرح غور کیا ہے توریت زبور انجیل اور وید وغیرہ مذہبی کتب کا بغور مطالعہ کر کے اور ان کتب کے علماء سے ان کتب کے تمام اسرار پڑھ سن کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کل جگ میں تمام کتب کے مقابلہ میں قرآن مجید افضل ترین کتاب ہے جو پردان چڑھی ہے (شری آدھ گرنتھ)
پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

کل پردان کتیب قرآن
پوتھی پنڈت رہے پوران

یعنی کل جگ میں پوتھیاں پنڈت اور پوران سب رہ جائیں گے۔ مگر قرآن مجید پردان چڑھے گا۔ یاد رہے کہ ہندو عقیدہ کی رو سے کلجگ ہزاروں سال کا ہوتا ہے گورو نانک کے علاوہ یورپ کے سینکڑوں مستشرقین نے اپنی اپنی کتب میں قرآن مجید کے بے مثل کلام ہونے کی گواہی دی ہے۔

۵۔ پانچویں فضیلت یہ ہے کہ اس کی تعلیم ہر لحاظ سے کامل ہے اور قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی پوری کر دی ہے۔

کوئی ایسی روحانی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو اس میں بیان نہ کر دیا ہو نیز تمام تمدنی معاشرتی۔ اخلاقی اور روحانی علوم اور قوانین بالتفصیل اس میں مذکور ہیں۔

کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو اس میں بیان نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ۔ اس میں تمام کتب کی صداقتیں جمع کر دی گئی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا:۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین۔ پھر دوسری جگہ فرمایا۔ قل ھو للذین اٰمنوا ھدی وشفاء۔ یعنی قرآن مجید جو وحی الٰہی سے نازل کیا گیا ہے یہ مومنین کے لئے شفاء رحمت اور ذریعہ ہدایت ہے دوسری جگہ شہد کے متعلق فرمایا فیہ شفاء للناس۔ سارے قرآن مجید میں یا شہد کو شفاء قرار دیا ہے یا قرآن کو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح شہد کی مکھی اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہر پھول اور پھل کا رس نچوڑ کر لے آتی ہے اور اپنے چھتے میں جمع کرتی ہے اور وہ تمام لوگوں کے لئے ہر بیماری میں شفاء کا موجب ہے اسی طرح الہام الٰہی نے تمام دنیا کی صداقتیں قرآن مجید میں جمع کر دی ہیں جو تمام دنیا کی روحانی بیماریوں کے لئے موجب شفاء ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کیفیت علومش دانی چہ رنگ دارد
شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

۶۔ چھٹی فضیلت جو قرآن کو دوسری الہامی کتب پر حاصل ہے وہ اس کی حفاظت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

دنیا میں جس قدر الہامی کتب پائی جاتی ہیں وہ ایک وقتی زمانہ کے لئے اور مخصوص اقوام کیلئے ذریعہ ہدایت تھیں انہیں کوئی بھی دوامی شریعت کے طور پر نہیں تھی انبیاء کا نزول اور ان کی تعلیم بھی خاص قوم کے لئے ہوتی تھی۔ مگر قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے دائمی صداقت کے طور نازل فرمایا اور اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر ملک میں اس کتاب کے حفاظ پیدا کئے جو اس کو حفظ کرتے رہے اور آج بھی لاکھوں کی تعداد میں دنیا میں حفاظ موجود ہیں۔ اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ مگر فضیلت نہ ویدوں کو نصیب ہوئی نہ توریت کو نہ انجیل کو اور نہ کسی اور الہامی کہلانے والی کتاب کو فاتوا بھا ان کنتم صدقین۔ یہ تو تھی ظاہری حفاظت معنوی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پر مجدد دین بھیجنے کا وعدہ فرمایا تاکہ سو سال میں تعلیم کے اندر انتشار جہلاء سے یا علماء سے اگر کوئی بگاڑ پیدا ہو جائے تو اس کی اصلاح ہو جائے اور قرآن مجید جس طرح ظاہری طور پر محفوظ رہے معنوی طور پر بھی محفوظ رہے۔ چنانچہ احادیث میں نبی اکرم کا فرمان موجود ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقینًا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص کو مبعوث کرے گا

جو دین کی تجدید کرے گا۔

چنانچہ اس چودہویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو صدی کا مجدد اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کی معنوی حفاظت فرمائی وہ تمام اعتراضات جو غیر مسلموں کی طرف سے اسلام اور قرآن مجید پر کئے جاتے تھے ان کے شافی جوابات اپنی کتب میں جن کی تعداد یکصد کے قریب ہے تالیف فرمائے اور معترضین اور مخالف مذاہب پر وہ وہ اعتراض قائم کئے جن کا وہ قیامت تک جواب نہ دے سکیں گے۔ مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے ضمن میں تمام متنازعہ فیہ مسائل کا حکم اور عدل کی حیثیت سے حل فرمایا اور عوامض و اسرار شریعت کے نکات ایسے رنگ میں بیان فرمائے کہ گویا اسلام پر ایک نیا سورج طلوع ہو گیا۔ حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے وہ جو روحانی اندھے تھے دیکھنے لگے۔ لولے لنگڑے چلنے لگے اور مردوں میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور دنیا سے رخصت ہونے سے قبل ایک ایسا نظام قائم کر گئے اور ایک ایسی جماعت قائم کر گئے اور جماعت کے اندر ایک ایسی مستقل تڑپ اور قربانی کی روح پیدا کر گئے جو اپنی مثال آپ ہے اور جس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۷۔ ساتویں فضیلت جو قرآن مجید کو دوسری کتب سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے جس کی مثال دنیا کی کسی کتاب میں نہیں ملتی۔

ظاہر ہے کہ ہر مذہب کی بنیاد اس کی الہامی کتاب اور ہر الہامی کتاب کی اساس اس کی زبان ہوتی ہے جس میں وہ نازل ہوتی ہے۔ سوائے قرآن مجید کے تمام الہامی سمجھی جانے والی کتب کی زبانیں جن میں وہ نازل ہوئی تھیں مردہ ہو کر ناپید ہو چکی ہیں۔ مثلاً ویدوں کی زبان سنسکرت تھی جو آج دنیا کے کسی خطہ میں بھی نہیں بولی جاتی۔ توریت اور انجیل کی زبان عبرانی تھی وہ بھی دنیا سے اٹھ چکی ہے۔ صرف آثار قدیمہ کے دفاتر میں اس کے آثار ملتے ہیں۔

اور اس طرح پہلوی زبان جو زرتشت کی زبان تھی مدت ہوئی دنیا سے رخصت سفر باندھ کر اگلی دنیا کو سدھار گئی مگر قرآن مجید کی عربی زبان آج بھی زندہ جاوید ہے اور تمام دنیا میں لکھی پڑھی اور بولی جاتی ہے اور قیامت کے بعد بھی قائم و دائم رہے گی۔ چنانچہ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ۔ یعنی عربوں سے تین وجہ سے محبت رکھو ایک یہ کہ میں عرب ہوں۔ دوم اس وجہ سے کہ قرآن کی زبان عربی ہے۔ سوم اس وجہ سے کہ اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔ مگر دوسری الہامی سمجھی جانے والی کتب نہ صرف یہ کہ ان کی اصلی زبانیں دنیا سے اٹھ چکی ہیں بلکہ وہ کتب بھی محرف و متبدل ہو کر متروک و منسوخ ہو چکی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ۔

لَہٗ نُوْرَانِ نُوْرٌ مِّنْ عُلُوْمٍ
وَنُوْرٌ مِّنْ بَیَانٍ کَالْجُمَانِ

یعنی قرآن مجید میں دو نور ہیں ایک علوم کا نور دوم فصاحت و بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمک رہا ہے۔

وَاَیْنَ یَکُوْنُ لِلْقُرْاٰنِ مِثْلٌ
وَلَیْسَ لَہٗ بِھٰذَا الْفَضْلِ ثَانِیْ

قرآن جیسی اور کتاب کیونکر ہو جب کہ وہ اپنے فضائل میں بے مثل ہے۔

ایک فرانسیسی مستشرق ڈاکٹر لکھتا ہے کہ

"قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں۔ ان میں بہترین کتاب قرآن ہے۔ اس کے نغمے انسان کی فلاح و خیر کے لئے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علماء کے لئے ایک علمی کتاب ہے۔ شائقین لغات کے لئے ذخیرہ لغات۔ شعراء کے لئے عروض کا مجموعہ اور شرائع اور قوانین کا عام انسائیکلو پیڈیا ہے۔"

۸۔ آٹھویں فضیلت جو قرآن مجید کو دیگر الہامی اور مذہبی کتب پر حاصل ہے۔ وہ اس کی بین الاقوامی تعلیم ہے۔

اس ہزار سال میں دنیا نے اتنی ترقی کی ہے کہ جس کی مثال ازمنہ گذشتہ میں نہیں ملتی اور اب تو ساری دنیا ایک شہر کی طرح ہو گئی ہے۔ مختلف ممالک ایسے ہیں جیسے ایک شہر کے مختلف محلے یا کالونیاں۔ اپنے گھر یا شہر میں بیٹھا ہوا انسان ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے انسان کو سامنے دیکھتا اور اس سے باتیں کر سکتا ہے ایک خبر منٹوں میں دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچ جاتی ہے۔ بایں ہمہ دنیا میں مذہبی اور سیاسی اختلافات زوروں پر ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی مذہبی کتب اس سلسلہ میں ان کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمام دنیا ایک گھر کی طرح ہو جائے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی بہبود کے لئے اختلافات کو ختم کرنے اور پائیدار امن کے لئے قرآن مجید کو بین الاقوامی تعلیم کے طور پر نازل فرمایا اور ایسے اصول نازل فرمائے جس پر چل کر تمام دنیا امن و صلح کا گہوارہ بن سکتی ہے اور یہ تعلیم ہرگز کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ مثلاً فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار وہ شخص ہوں گے جو اس وحی اور تعلیم پر ایمان لائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ساتھ ہی ان وحیوں پر اور صداقتوں پر بھی ایمان لائیں جو آپ سے پہلے آئے ہوئے پیغمبروں اور اوتاروں پر نازل ہوئیں پھر فرمایا۔ اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ فرمایا یہ اصول ذہن نشین کر لو کہ دنیا کی تمام اقوام میں مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہبر اور نذیر مبعوث ہوتے رہے ہیں ان تمام کو مانو۔ پھر فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ یعنی تم تمام دنیا کے رسولوں اور پیغمبروں میں فرق نہ کرو۔ سب کی تعظیم کرو اور سب کو مانو۔ پھر فرمایا۔ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ یعنی اے محمد رسول اللہ دنیا کو بتا دے کہ میں کوئی نیا رسول دنیا میں نہیں آیا۔ مجھ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں ہدایت کے لئے رسول اور ہادی بھیجے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرمایا۔ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ۔ یعنی قرآن مجید ایک بین الاقوامی تعلیم کی حامل کتاب ہے۔ جس میں تمام دنیا کی کتب کی صداقتیں جمع کر دی گئی ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے نبیوں، رسولوں، پیغمبروں اور اوتاروں کے منعم علیہ گروہ کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے اور مذہبی تعصب کی جڑ کاٹ کے رکھ دی ہے۔

پھر یہاں تک بس نہیں کیا بلکہ ہر مسلمان پر پانچوں وقت نمازوں میں اور اپنی دعاؤں میں فرض قرار دیا ہے کہ وہ دعا مانگتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی منعم علیہ گروہ کے رستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ چنانچہ فاتحہ میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی دعا کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

پس قرآن مجید ہی وہ واحد صداقت ہے جو دنیا کو ایک لڑی میں پرو کر بین الاقوامی امن اور آشتی کی ضامن ہے اور ہزار ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی دنیا اسی طرف آئے گی۔ کیا دنیا کے دوسرے مذاہب کی کتب اس تعلیم کی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور کا تربیتی اجتماع

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ارشاد کے مطابق خدام الاحمدیہ لائلپور شہر نے ضلعی سطح پر مورخہ ۱۳، ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء کو تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا جس میں تحصیل لائلپور اور تحصیل جڑانوالہ کے ۳۸۵ خدام و اطفال نے شمولیت کی۔

۱۳ اگست ۱۹۷۱ء کو تلاوت قرآن کریم، عہد، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درس منتخب روایات کے بعد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور شہر نے دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ جس کے بعد مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے خدام کو ترجمہ نماز اور بعض اختلافی مسائل سکھلائے۔

دوسرا اجلاس نماز جمعہ کے بعد ۲½ بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد چوہدری احمد دین صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع لائلپور اور مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نائب ناظم انصار اللہ ضلع لائلپور نے تقاریر فرمائیں۔

محترم صدر صاحب نے قائدین مجالس اور نگران حلقہ جات کو ایک میٹنگ میں کام کو مزید بہتر بنانے کی تلقین کی۔ پھر فٹ بال کا ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ نماز عشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقریروں کے مقابلے ہوئے۔ جن میں متعدد خدام نے حصہ لیا۔

۱۴ اگست کو اجتماع کے دوسرے دن کا پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوا۔ نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی درس قرآن مجید اور درس حدیث کے بعد "یوم پاکستان" کے سلسلے میں مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ گکھڑوال نے تفصیل سے قیام پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کیا۔ جس کے بعد پاکستان کی سلامتی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا کے بعد مشعل راہ سے درس دیا گیا۔

اجتماع کے پروگرام میں اجتماعی وقار عمل بھی شامل تھا جو حلقہ کریم نگر بالمقابل کریسنٹ مل سرگودھا روڈ پر منایا گیا۔ جو ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک جاری رہا۔ ۲۱۵ خدام ۳۰ اطفال نے ۲ گھنٹے کام کر کے ۲ فٹ چوڑی اور ۵۰۰ فٹ لمبی سڑک پر ایک فٹ مٹی ڈالی۔ ضلع لائلپور کے ۲۵ خدام نے بھی شرکت کی۔ وقار عمل کے موقع پر مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب ایم، بی، اے اور مکرم کرنل محمد اسلم صاحب ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی لائلپور نے وقار عمل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور خدام کے کام کو سراہا۔ مکرم کرنل محمد اسلم صاحب ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی لائلپور نے کمیٹی کی طرف سے مجلس کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے اور آئندہ اس سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

81

فہرست عطیہ دہندگان علاج نادار مریضان
فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لیے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔

قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	پروفیسر ناصر احمد صاحب پرواز ربوہ از بچگان خود	۰۰ـــ۱۰	روپے
۲	سیکنڈ لفٹننٹ ایم ایچ نوری کوئٹہ چھاؤنی	۰۰ـــ۱۰	روپے
۳	جمال آرا خانم صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد	۰۰ـــ۱۰	روپے
۴	عبدالسلام صاحب پسر چوہدری رحمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۵	مسز شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۶	میجر منیر احمد خالد صاحب میڈیکل آفیسر	۰۰ـــ۱۰	روپے
۷	محمد یسین صاحب زینڈنٹ ہاؤس صادق آباد	۰۰ـــ۵۰	روپے
۸	بیگم صاحبہ رقیہ عنایت ناظم آباد کراچی	۰۰ـــ۱۵	روپے
۹	ڈاکٹر سکینہ ناظم آباد کراچی	۰۰ـــ۱۰۰	روپے
۱۰	اے رشید معرفت نعیم احمد صاحب کراچی ۲۹	۰۰ـــ۲۰	روپے
۱۱	چوہدری محمد سعید صاحب ہیر آباد۔ حیدر آباد	۰۰ـــ۳۰	روپے
۱۲	فریدہ خالد صاحبہ راولپنڈی صدر	۰۰ـــ۵۰	روپے
۱۳	لطیف احمد طاہر صاحب جہلم شہر	۰۰ـــ۲۰	روپے
۱۴	خانم محمد صالح صاحب ساہیوال	۰۰ـــ۲۵	روپے
۱۵	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۰۰ـــ۵۰	روپے
۱۶	میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۰۰ـــ۱۰	روپے
۱۷	سعید احمد صاحب باجوہ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۱۸	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۱۹	فضیلت بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر احمد صاحب لاہور	۰۰ـــ۱۰	روپے
۲۰	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۰۰ـــ۱۶	روپے
۲۱	سید حمید احمد صاحب پی سی ایس اسلام آباد	۰۰ـــ۲۵	روپے
۲۲	امۃ المتین افتخار صاحبہ لاہور چھاؤنی	۰۰ـــ۲۰	روپے
۲۳	بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	۰۰ـــ۱۵	روپے
۲۴	مسز طاہرہ میر کریم اللہ معرفت خلیفہ عبدالرحمن صاحب کوئٹہ	۰۰ـــ۱۵	روپے
۲۵	بیگم مبارکہ ملک صاحبہ معرفت میجر جنرل عبدالعلی ملک صاحب راولپنڈی	۰۰ـــ۵۰	روپے
۲۶	عبدالحق صاحب محلہ الٰہی پارک لاہور	۰۰ـــ۱۰	روپے
۲۷	بیگم نثار اللہ صاحب گلبرگ لاہور	۰۰ـــ۱۰	روپے
۲۸	بیگم محمود احمد صاحب بلاک ۶ کراچی	۰۰ـــ۳۰	روپے
۲۹	والدہ صاحبہ چوہدری سمیع اللہ صاحب ثقافہ میڈیکو لاہور	۰۰ـــ۴۰	روپے
۳۰	بیگم ظفر اقبال قریشی صاحب جہلم	۰۰ـــ۱۰	روپے
۳۱	ایس اے ملک صاحب طارق روڈ کراچی	۰۰ـــ۵۰	روپے
۳۲	بیگم چوہدری عبدالوحید خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۰۰ـــ۲۵	روپے
۳۳	میر منور احمد شاہ صاحب محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۳۴	نواب احمد صاحب محلہ باب الابواب ربوہ	۰۰ـــ۲۵	روپے
۳۵	لجنہ اماء اللہ ساہیوال	۰۰ـــ۲۰	روپے
۳۶	قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی گلگت	۰۰ـــ۳۰	روپے
۳۷	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۰۰ـــ۱۰	روپے
۳۸	ظہور اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ اسد اللہ خان صاحب لاہور	۰۰ـــ۱۰	روپے
۳۹	ملک محمد اختر صاحب سید پوری راولپنڈی	۰۰ـــ۱۰	روپے

(باقی)

تاریخ احمدیت جلد سوم
کا
دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس وقت تک ادارۃ المصنفین کی طرف سے "تاریخ احمدیت" کی گیارہ جلدیں چھپ چکی ہیں پہلی جلد سے چھٹی جلد تک نایاب ہیں اور باقی جلدیں ادارہ سے مل سکتی ہیں۔ قبل ازیں جلد اول اور دوم کا دوسرا ایڈیشن طبع ہو چکا ہے۔ احباب کا تقاضا تھا کہ تیسری جلد بھی دوبارہ طبع کی جائے چنانچہ احباب کے شدید تقاضے پر تاریخ احمدیت جلد سوم طبع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر احباب اسے جلد حاصل کر لیں۔

ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

الجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ کے نئے سال کے عہدیدار

۲۰ ستمبر بروز سوموار (مطابق ۲۰ تبوک) الجمعیۃ العلمیۃ کے عہدیداران کا انتخاب سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش کے لئے ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱	نائب الرئیس	محمد یوسف صاحب یاسین متعلم درجہ خامسہ
۲	الامین	محمود احمد صاحب بنگالی متعلم درجہ رابعہ
۳	نائب الامین الاول	حبیب اللہ صاحب احمدی متعلم درجہ ثالثہ
۴	نائب الامین الثانی	نسیم مہدی صاحب متعلم درجہ ثانیہ

(الرئیس الجمعیۃ العلمیۃ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ مرد و عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ

محمد رشید لدھیانوی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

باجلاس جناب چوہدری محمد اسلم پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر / کلکٹر سب ڈویژن جھنگ۔

مقدمہ محمد علی ولد مہر راجہ وغیرہ قوم مسٹ سکنہ تربتہ جالی شاہ تحصیل و ضلع جھنگ۔

بنام: شوکت علی ولد محمد صدیق قوم قریشی سکنہ چک ۴۳ تحصیل و ضلع ملتان۔

ریحان لنگا ولد بھیمی قوم ماچھی سکنہ چک ۱۶۴ / ۹ ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

(رسپانڈنٹس)

اپیل انتقال نمبر ۵۸۹ فیصلہ ۵/۲ ۷۱ عدالت جناب [illegible] A C جھنگ موضع تربتہ جالی شاہ تحصیل و ضلع جھنگ۔

ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا عدالت ہذا میں زیر سماعت ہے جس میں رسپانڈنٹ نمبر ۲ حاضر عدالت ہو گیا ہے لیکن رسپانڈنٹ نمبر ۱ شوکت علی مذکور کی تعمیل عام حالات میں نہ ہو رہی ہے لہذا اسے بذریعہ اشتہار اخبار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ تاریخ پیشی مقررہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً پیش نہ ہوا تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور بعد ازاں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہو گا۔

آج مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء بثبت دستخط میرے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت) 3376

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بچی نسرین خالدہ سخت بیمار ہے احباب کرام کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (لطیفہ احمد بیگم مکان ۲۸/۱۷ دارالرحمت وسطی)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ریلوے ہسپتال لاہور میں ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(نور الحق مغل پورہ لاہور)

۳۔ خاکسار بہت عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(میاں غلام محمد سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

درس حدیث — تلقین عمل — ورزشی مقابلے — آقا کا اپنے خدام سے خطاب — شوریٰ — علمی مقابلے — درس قرآن مجید

۸، ۹، ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع

مجلس سوال و جواب — ذکر حبیبؑ — عملی تربیت — بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے واقعات

ہر مجلس سے خدام الاحمدیہ اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد

"اِن اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضروری ہو"

کو پورا کریں۔ کیونکہ حضور ہی کے ارشاد کے مطابق

"جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے"

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک احمدی بچے کی قابل تقلید قربانی

ایک احمدی بچے عزیز نصیر احمد ابن چوہدری بشیر احمد طالب علم جماعت ہفتم نے سندھ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا:۔

"سیدی! میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ناصر آباد اسٹیٹ سے پرائمری اسکول سے وظیفہ کا امتحان دیا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے محنت کو نوازا اور وظیفہ مل گیا ہے اب میں ہفتم میں ہو گیا ہوں۔ مگر گزشتہ سال کی رقم وظیفہ اب ملی ہے۔ سو اس میں سے ۹۵ / ۶۷ روپے حضور کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں حضور اسے جہاں چاہیں استعمال میں لائیں"۔

حضور نے یہ رقم بچے کی طرف سے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں داخل کروادی ہے۔ احباب اس مخلص بچے کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس مبارک اور عظیم تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہنے دیں

(خاکسار سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ منظور الحق صاحب عباسی سپرنٹنڈنٹ داؤ سیمنٹ فیکٹری والہ) شدید بیمار رہی ہیں اب قدرے افاقہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (انعام الحق عباسی بھاٹی دروازہ لاہور)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر

سوال و جواب کا پروگرام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر سال پروگرام میں سوال و جواب کے لئے قریباً ایک گھنٹہ وقت رکھا گیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سوالات پہلے سے منگوا لئے جائیں جو دوست سوالات بھجوانا چاہتے ہوں وہ خوشخط لکھ کر اپنے نام اور مکمل پتہ کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کے تقریری مقابلہ کے عنوانات

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مورخہ ۱۶ اخاء / اکتوبر کو گیارہ بجے سے بارہ بجے دوپہر ایک گھنٹہ انصار اللہ کا تقریری مقابلہ ہوگا

مقررین کی تعداد کو مدنظر رکھ کر وقت دیا جائے گا

مقررین کو مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ حضرت المصلح الموعود کے کارنامے
۲۔ فضیلت اسلام
۳۔ اسلام میں اطاعت کی اہمیت
۴۔ انصار اللہ کے فرائض
۵۔ اسوۂ حسنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۷۔ خلافت ثالثہ کی تحریکات۔

6366
بخدمت سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر